سب سے زیادہ مشہور ڈاکٹر مبین محمد ار، تارا چند اور مہدی حسن کی کتابیں ہیں۔ لیکن ان سب کے بعد بھی ایک ایسی تاریخ کی ضرورت تھی جو اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد سے لیکر حصولِ آزادی کے واقعات اور اُن کے اسباب و علل کے معروضی تجزیہ پر مشتمل اور جامع ہو۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہو کہ اس تاریخ سے یہ ضرورت بڑی حد تک خوبی اور خوش سلیقگی کے ساتھ پُوری ہوگئی جس پر ہسٹاریکل سوسائٹی مبارکباد کی مستحق ہو

**روزنامچہ غدر حکیم احسن اللہ خاں**، مرتبہ سید معین الحق۔ تقطیع متوسط ضخامت ،۵ صفحات ٹائپ عمدہ قیمت ؏ دو روپیہ پتہ:۔ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی ۳۰ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی۔

حکیم احسن اللہ خاں دلی کے نامور اشراف و معززین میں سے تھے۔ لیکن اپنے آقائے ولی نعمت بہادر شاہ ظفر کے ساتھ غداری اور انگریزوں کی مخبری کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج یہ نام سنتے ہی ہر شخص کے دل میں استکراہ و تنفر کا وہی جذبہ پیدا ہوتا ہے جو جعفر و صادق کے لیے ہوتا ہے۔ بہرحال حکیم صاحب نے غدر کا روزنامچہ ایک برطانوی افسر کی درخواست پر اردو میں لکھا تھا اور افسر مذکور نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کردیا تھا۔ اصل تو اب بالکل مفقود ہے البتہ ترجمہ انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ تھا وہیں سے حاصل کرکے اُسے شائع کیا گیا ہے۔ یہ روزنامچہ اگرچہ مختصر ہے اور اس کی زبان بھی غلط سلط اور گورہ شاہی انگریزی کا نمونہ ہے تاہم اس کی اہمیت یہ ہے کہ ایک طرف تو اس سے اُن باتوں کی تصدیق ہوتی ہو جو حکیم صاحب کی نسبت دوسروں نے لکھیں یا مشہور ہیں اور دوسری جانب اس تحریکِ انقلاب کے متعلق بہادر شاہ ظفر کا خود اپنا کیا رویہ تھا؟ شہزادوں کا فوجی کمانڈر مقرر ہو جانے کے بعد کیا رویہ رہا؟ علماء کا اس میں کیا حصہ تھا؟ تحریک کی کامیابی کن موانع کے باعث پہلے ہی غیر یقینی تھی؟ ان مباحث پر بھی اس سے روشنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں کدارناتھ نے جو دلی گزٹ پریس میں کلرک تھا اس نے بھی ۱۱ مئی سے ۱۱ ستمبر تک کے حوادث و واقعات کو روزنامچہ کی شکل میں قلمبند کیا تھا۔ مزید اضافہ کے خیال سے حکیم صاحب کے روزنامچہ کے ساتھ اسے بھی شائع کردیا گیا ہے۔ شروع میں لائق مرتب کے قلم سے ایک مقدمہ بھی ہے جس میں حکیم صاحب کے حالات اور روزنامچہ کی اہمیت اور اُس کی سرگذشت پر کلام کیا گیا ہے اور آخر میں حواشی ہیں جن میں روزنامچہ کے اعلام و اشخاص اور بعض چیزوں کی تشریح کردی گئی ہے۔ اس اعتبار سے تاریخ کے طلباء کیلئے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے

**برنی کی تاریخ خاندان تغلق**۔ از ڈاکٹر سید معین الحق۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۳۰ صفحات ٹائپ جلی